Daily Jasarat

March 4, 2015

بینکوں کا بلیک لسٹ این جی اوز اور کمپنیوں کے اکاؤنٹ منجمد کرنے سے گریز

سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن نے 6 ہزار کمپنیوں اور فلاحی اداروں کو بلیک لسٹ کیا تھا' غیر قانونی سرگرمیاں اور بڑے معاہدے کیے جانے کا انکشاف

اسٹیٹ بینک بھی کھاتوں کی منسوخی کیلیے بینکوں کو پابند نہ کرسکا' نئے اکاؤنٹ کھلوانے والوں کی خوب چھان پھٹک

کراچی (رپورٹ: ج سید) بینکوں نے 5 سال کے دوران بلیک لسٹ کی جانے والی این جی اوز اور نجی رجسٹرڈ کمپنیوں کے بینک اکاؤنٹ منجمد نہیں کیے نہ انہیں کالعدم اداروں کے ناموں کی آڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں سے روکا گیا۔ سینکڑوں کمپنیاں بینکوں میں منسوخ شدہ کمپنیوں کے بینک اکاؤنٹس برقرار رکھ کر بڑے بڑے تجارتی اور فلاحی معاہدے کر کے عوام کو دھوکا دے رہی ہیں۔ سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے 5 سال کے دوران 6 ہزار کمپنیوں

باقی صفحہ 7 نمبر 27

اور فلاحی اداروں کو بلیک لسٹ کر کے عوام کو متنبہ کیا ہے کہ کمیشن کے منسوخ شدہ کالعدم اداروں کے ساتھ معاہدے کیے جائیں نہ ان کے بینکوں کے کھاتوں کے ذریعے مالی لین دین کیا جائے، تاہم سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن نے صرف ویب سائٹ پر منسوخ شدہ کمپنیوں کے ناموں کو ظاہر کیا لیکن اسٹیٹ بینک مذکورہ کالعدم قرار پانے والے اداروں کے بینک کھاتے منسوخ کرنے کے لیے بینکوں کو پابند نہیں کرسکا۔ بینکاری ذرائع کے مطابق اسٹیٹ بینک کی جانب سے نئے بینک کھاتے کھلوانے والوں کے ذرائع آمدنی اور کمپنی اور فلاحی ادارے کی قانونی حیثیت کی چھان پھٹک کی جاتی ہے لیکن ایس ای سی پی یا اداروں کو رجسٹرڈ کرانے والے اداروں کے منسوخ شدہ این جی اوز اور کاروباری اداروں کیخلاف غیر قانونی طور پر کاروبار جاری رکھنے پر بینک اکاؤنٹ منجمد کیے نہ ان سے کاروبار کی موجودہ قانونی حیثیت کے بارے میں باز پرس کی گئی۔

04 مارچ 2015ء

ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے بینک کھاتوں کے متعلق روزنامہ جسارت میں چھپنے والی خبر پر اسٹیٹ بینک کی وضاحت

یہ وضاحت روزنامہ جسارت میں ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں اور این جی اوز کے بینک کھاتوں کے بارے میں چھپنے والی خبر کے متعلق ہے۔

یہ دعویٰ قطعی بے بنیاد ہے کہ بینک ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے کھاتوں کے آپریشنز کو روکنے میں تامل کا شکار ہیں اور یہ کہ اسٹیٹ بینک اس پر عملدرآمد کو یقینی بنانے سے قاصر ہے۔ بینکوں کو اسٹیٹ بینک کی جانب سے پہلے ہی یہ ہدایت ہے کہ وہ صارفین اور استفادہ کرنے والے مالکان کی حاصل ہونے والی معلومات کی موزونیت کا جائزہ لیتے رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ معلومات کو اپ ٹو ڈیٹ رکھا گیا ہے۔ ان ہدایات کے لیے نسبتاً زیادہ خطرے والے زمروں میں آنے والے صارفین پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک کے پاس تمام قابل اطلاق قوانین اور ضوابط کی نگرانی اور ان پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے ایک مضبوط ضابطوں کا نظام موجود ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک ضروری اقدامات کرتا رہتا ہے جن میں بینکوں کی جانب سے کسی بھی قسم کی خلاف ورزی یا تضادات کی صورت میں تعزیری اقدامات بھی شامل ہیں۔

مالی شعبے کا اعلیٰ ضابطہ کار ہونے کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک بینکاری شعبے میں اعلیٰ معیار کو یقینی بنانے اور ملک میں کاروباری ماحول کو مستحکم کرنے میں کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ دیگر فریقوں بشمول سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) سے رابطے میں رہتا ہے اور اسے ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے بارے میں علم ہے۔ اسٹیٹ بینک نے درحقیقت ایس ای سی پی سے اس مسئلے پر پہلے ہی بات کی ہے کہ عوامی مفاد کے پیش نظر ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے متعلق ایک پبلک نوٹس جاری کیا جائے۔

***

ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے کھاتوں کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی وضاحت

کھاتوں کے نام پر آپریشنز روکنے میں تامل کا شکار نہیں، ایس ای سی پی سے رابطہ ہے، بیان

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے روزنامہ جسارت میں این جی اوز اور ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں سے متعلق بدھ کو شائع ہونے والی خبر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالی شعبہ کا اعلیٰ ضابطہ کار ہونے کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک بینکاری کے شعبے میں اعلیٰ معیار کو یقینی بنانے کے لیے اور ملک میں کاروباری ماحول کو مستحکم کرنے میں کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے، دیگر فریقوں بشمول سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان سے رابطے میں رہتا ہے اور اسے ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے بارے میں علم ہے۔ وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک نے درحقیقت ایس ای سی پی سے اس مسئلے پر پہلے بات کی ہے کہ عوامی مفاد کے پیش نظر ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے بارے میں نوٹس جاری کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک نے مزید کہا ہے کہ یہ دعویٰ قطعی بے بنیاد ہے کہ بینک ڈی رجسٹرڈ کمپنیوں کے کھاتوں کے نام پر آپریشنز روکنے میں تامل کا شکار ہیں اور یہ کہ اسٹیٹ بینک اس پر عمل درآمد یقینی بنانے سے قاصر ہے۔